روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61

جمعرات 21 فروری 2002ء 8 ذوالحج 1422 ہجری - 21 تبلیغ 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 43

حجر اسود کا بوسہ

حضرت عابسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو چوم رہے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے ہیں میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ تو فائدہ دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان پہنچا سکتا ہے اگر میں نے آنحضرت ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

(صحیح بخاری کتاب الحج باب الحجر الاسود حدیث نمبر 1494)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خانہ کعبہ کا پتھر یعنی حجر اسود ایک روحانی امر کے لئے نمونہ قائم کیا گیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو نہ خانہ کعبہ بناتا اور نہ اس میں حجر اسود رکھتا۔ لیکن چونکہ اس کی عادت ہے کہ روحانی امور کے مقابل پر جسمانی امور بھی نمونہ کے طور پر پیدا کر دیتا ہے تا وہ روحانی امور پر دلالت کریں۔ اسی عادت کے موافق خانہ کعبہ کی بنیاد ڈالی گئی۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور عبادت دو قسم کی ہے۔ (1) ایک تذلل اور انکسار (2) دوسری محبت اور ایثار۔ تذلل اور انکسار کے لئے اس نے نماز کا حکم ہوا۔ جو جسمانی رنگ میں انسان کے ہر ایک عضو کو خشوع اور خضوع کی حالت میں ڈالتی ہے یہاں تک کہ دلی سجدہ کے مقابل پر اس نماز میں جسم کا بھی سجدہ رکھا گیا۔ تا جسم اور روح دونوں اس عبادت میں شامل ہوں۔ اور واضح ہو کہ جسم کا سجدہ بیکار اور لغو نہیں۔ اول تو یہ امر مسلّم ہے کہ خدا جیسا کہ روح کا پیدا کرنے والا ہے ایسا ہی وہ جسم کا بھی پیدا کرنے والا ہے اور دونوں پر اس کا حق خالقیت ہے ماسوا اس کے جسم اور روح ایک دوسرے کی تاثیر قبول کرتے ہیں بعض وقت جسم کا سجدہ روح کے سجدہ کا محرک ہو جاتا ہے اور بعض وقت روح کا سجدہ جسم میں سجدہ کی حالت پیدا کر دیتا ہے کیونکہ جسم اور روح دونوں باہم مرایا متقابلہ کی طرح ہیں۔ مثلاً ایک شخص جب محض تکلف سے اپنے جسم میں ہنسنے کی صورت بناتا ہے تو بسا اوقات وہ سچی ہنسی بھی آ جاتی ہے کہ جو روح کے انبساط سے متعلق ہے۔ ایسا ہی جب ایک شخص تکلف سے اپنے جسم میں یعنی آنکھوں میں ایک رونے کی صورت بناتا ہے تو بسا اوقات حقیقت میں رونا ہی آ جاتا ہے جو روح کی درد اور رقت سے متعلق ہے۔ پس جبکہ یہ ثابت ہو چکا کہ عبادت کی اس قسم میں جو تذلل اور انکسار ہے جسمانی افعال کا روح پر اثر پڑتا ہے اور روحانی افعال کا جسم پر اثر پڑتا ہے۔ پس ایسا ہی عبادت کی دوسری قسم میں بھی جو محبت اور ایثار ہے انہیں تاثیرات کا جسم اور روح میں عوض معاوضہ ہے۔ محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس گھر کے گرد گھومتے ہیں ایسی صورتیں بنا کر کہ گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دور کر دیتے ہیں سر منڈوا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گھر کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے اور جسم اس گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے اور روح اس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے اور اس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 ص 99)

ے مرایا: - آئینے

اہالیان ربوہ کے لئے
ضروری اعلان

اہالیان ربوہ سے گزارش ہے کہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر چونکہ جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے اس لئے اس موقعہ پر صفائی کا خصوصی پروگرام بنایا گیا ہے۔ قربانی کے بعد جانوروں کی انتڑیاں اور فضلہ وغیرہ ادھر ادھر پھینکنے کی بجائے شاپر میں ڈال کر اپنے گھر کے باہر رکھ دیں۔ جہاں سے اٹھوانے کا انتظام کیا جا چکا ہے ہر گھر کے سامنے سے بلدیہ کے اہلکار خود آ کر یہ فضلہ وغیرہ لے جا کر کہیں دور Dispose off کریں گے۔ لیکن اگر یہ انتڑیاں اور فضلہ وغیرہ آپ کہیں اور ادھر ادھر پھینکیں گے تو وہ سخت تعفن پیدا کرے گا اور فضاء کو آلودہ کرے گا امید ہے کہ تمام قربانی کرنے والے احباب اس بات کا خیال رکھیں گے۔ اس پر سختی سے عمل کریں گے۔ (تزئین ربوہ کمیٹی)

داخلہ ''دارالحمد'' احمدیہ
ہوسٹل لاہور

''دارالحمد'' احمدیہ ہوسٹل لاہور ضروری تعمیر ومرمت کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ مورخہ 26 فروری 2002ء کو کھل رہا ہے جو طلباء داخلہ کے لئے انٹرویو دے چکے ہیں ان میں سے جن طلباء کو داخلہ کے لئے منتخب کیا گیا ہے ان کی فہرست نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ ہر کمرہ نمبر کے حساب سے جن طلباء کی الاٹمنٹ ہوئی ہے۔ اس مقررہ تاریخ کو صرف انہی طلباء کو داخلہ فارم میں درج واجبات کی ادائیگی ہونے پر داخلہ کی اجازت ہوگی۔ کمرہ نمبر کے حساب سے مقررہ تاریخ کے علاوہ دارالحمد آنے والے دوسرے طلباء کو ڈیل نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے باقی طلباء کمرہ نمبر کے حساب سے اپنی مقررہ تاریخ کو ہی دارالحمد سے رابطہ کریں تا کہ کسی قسم کی دقت نہ ہو۔

کمرہ نمبر	واجبات جمع کروانے اور داخلہ کی تاریخ
ایک تا آٹھ	26 فروری 2002ء
نو تا سولہ	27 فروری 2002ء
سترہ تا بائیس	28 فروری 2002ء

(تمام واجبات دارالحمد لاہور میں ہی جمع کروانے ہونگے۔)
(نظارت تعلیم)

مجلس انصاراللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع 2001ء

(رپورٹ: رشید احمد زاہد صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ برطانیہ)

امسال مجلس نصاراللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ 4-5 اگست 2001ء بروز ہفتہ، اتوار بیت الفتوح مورڈن میں منعقد ہوا۔ یہ اجتماع گزشتہ سالوں میں ہونے والے اجتماعات سے قدرے مختلف تھا۔ ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کے انعقاد کے لحاظ سے بھی مجلس انصاراللہ برطانیہ نے بیت الفتوح مورڈن میں اجتماع منعقد کرنے کی سعادت پائی۔

اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں ڈیڑھ دو ماہ قبل محترم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے باقاعدہ ایک اجتماع کمیٹی تشکیل دی۔ اس اجتماع کمیٹی کے ناظم مکرم مرزا رشید احمد صاحب، نائب صدر اول مجلس انصاراللہ برطانیہ تھے۔ اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں کئی روز پہلے بہت سے انصار اور خدام نے مل کر وقار عمل کے ذریعہ بیت الفتوح کے احاطہ کی صفائی کی۔ اور ہال کو رنگ وروغن کر کے اور قالین بچھا کر اجتماع کے انعقاد کے لئے تیار کیا۔ نیز ہال کی نسبت سے ایک بڑا سٹیج بھی اجتماع کے لئے بنایا گیا۔

مورخہ 4 اگست بروز ہفتہ صبح کے وقت افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ انصار کا عہد مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے دہرایا۔ بعد میں نظم پڑھی گئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب نے مختصر خطاب فرمایا۔

مجلس انصاراللہ کے اس اجتماع کا ایک نمایاں و بابرکت پروگرام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ مجلس عرفان کا انعقاد تھا۔ جس کا اسی روز شام سوا سات بجے محمود ہال بیت فضل لندن میں اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ مجلس انگریزی زبان میں منعقد ہوئی جو کہ ایک گھنٹہ جاری رہی۔

دونوں روز کارروائی کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ متعدد علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے اور تربیتی و تعلیمی اجلاسات میں مختلف موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔ تلقین عمل کے پروگرام ہوئے اور دعوت الی اللہ کی نشستوں کا انعقاد ہوا۔

اجتماع میں شامل نواحمدی اور اطفال الاحمدیہ کے لئے بھی خصوصی پروگرام ہوئے۔ امسال سب سے زیادہ نواحمدی بریڈفورڈ (نارتھ ایسٹ ریجن) سے مع فیملیز شامل ہوئے۔

اجتماع کے دوران مکرم و محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ، مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن، مکرم مولانا نصیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن اور مکرم مولانا لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ، اور محترم نسیم احمد صاحب باجوہ مربی سلسلہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

اتوار کو بعد نماز ظہر و عصر ایک خصوصی پروگرام میں بیت الفتوح مورڈن کے تعارف کے بارہ میں احباب کو تفصیل سے بتایا گیا۔ اس پروگرام کو مکرم محمد ناصر خان صاحب نائب امیر یوکے اور مکرم محمد اکرم احمدی صاحب نائب امیر یوکے اور ان کے دیگر ساتھیوں نے پیش کیا۔

اس پروگرام کے اختتام پر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے اردو میں اور مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب قائم مقام امیر یوکے نے انگریزی میں احباب سے مختصر خطاب کیا۔ جس میں بیوت الذکر کی اہمیت اور بیت الفتوح کے حوالہ سے قربانیاں پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ یہ پروگرام بہت پراثر اور مفید رہا۔

مورخہ 5 اگست بروز اتوار اجتماع کا اختتامی اجلاس شام چھ بجے شروع ہوا۔ صدارت مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب قائم مقام امیر یوکے نے کی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے اپنی رپورٹ میں اجتماع اور مجلس انصاراللہ کے کوائف بیان کئے اور اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں انصار بھائیوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ امسال اجتماع کے آخری روز کی کل حاضری 880 تھی۔ ملک بھر سے کل گیارہ ریجنز کی 70 مجالس کے 676 انصار اور 204 مہمانوں نے شمولیت کی۔

بعدہ مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب نے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ امسال حسن کارکردگی کی بناء پر علم انعامی کا حقدار نارتھ ایسٹ ریجن (یارکشائر) کو قرار دیا گیا اور ریجنل ناظم مکرم منیر احمد صاحب نے علم انعامی وصول کیا۔ جب کہ مجالس میں عمدہ کارکردگی کے لحاظ سے بریڈفورڈ اول، نیو مالڈن دوم اور ہونسلو سوم قرار پائیں۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب نے اختتامی خطاب میں معاشرتی اقدار کے حوالے سے برائیوں سے بچنے کی نصیحت کی اور اپنے خاندانوں کی تربیت کرنے اور انہیں ایک کامیاب احمدی بنانے کے بارہ میں تفصیل سے بیان کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کی برکات کو ہر لحاظ سے ہم سب کے لئے دائمی فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 18 جنوری 2002ء)

احمدیہ ہومیوپیتھک ایسوسی ایشن ربوہ کے زیر انتظام

بلڈ پریشر اور شوگر کے موضوع پر علمی نشست

مورخہ 5 فروری 2002ء کو ظہرانے کے بعد دار الضیافت میں احمدیہ ہومیوپیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن ربوہ کے زیر انتظام 'بلڈ پریشر اور شوگر' کے موضوع پر ایک مفید علمی نشست بصورت سوال و جواب منعقد ہوئی۔ شرکاء کے سوالوں کے جوابات کے لئے مکرم ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال صاحب کارڈیالوجسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ اور دوسرے ڈاکٹرز موجود تھے۔

پروگرام کے تعارف میں ایسوسی ایشن کے صدر مکرم ہومیو ڈاکٹر ناصر احمد صدیقی صاحب نے بتایا کہ ایسوسی ایشن کو سال میں تین علمی نشستیں منعقد کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اور ان کا مقصد ایک خاص موضوع پر ہومیوپیتھک ڈاکٹرز و حاضرین کو جدید طبی معلومات پہنچانا ہے۔

تعارف پروگرام کے بعد مکرم ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال صاحب نے مختلف سوالوں کے جوابات میں تفصیل کے ساتھ شوگر یا ذیابیطس کے بارہ میں حاضرین کی معلومات میں اضافہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ شوگر یا ذیابیطس ایک بیماری نہیں۔ بلکہ بیماریوں کا مجموعہ ہے اور اسے ام الامراض بھی کہا جاتا ہے۔ یہ جسم کے اعضاء پر اثر کرتی اور کوئی نہ کوئی پیچیدگی پیدا کرتی ہے اگر شوگر کنٹرول بھی کر لی جائے تو پھر بھی اس کے اثرات سے پیچیدگیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اس کی وجہ جسم میں انسولین کی کمی ہے۔ انسولین ایک ہارمون ہے جو لبلبہ میں Islet of Langerhans (خلیوں کا ایک ذخیرہ) ہے جس میں موجود بیٹا سیلز پیدا کرتے ہیں۔ انسولین خون میں شوگر کو کنٹرول کر کے اسے انسانی خلیوں میں بھیجتی ہے۔ جس سے جسم میں توانائی پیدا ہوتی ہے۔ گلوکوز ہوا کے بعد انسان کے لئے ضروری ترین چیز ہے یہ انسانی جسم کے لئے ایندھن کے طور پر کام کرتا ہے۔

شوگر کی علامات کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ منہ کا خشک ہونا' انفیکشنز کا بار بار ہونا' اعضائے مخصوصہ میں خاص طور پر اور باقی جلد پر عام طور پر جلدی امراض کا پیدا ہونا' وزن کی زیادتی' یا کمی بھوک پیاس کا زیادہ لگنا' پیشاب کا بار بار آنا' جسم میں کمزوری' عورتوں میں اسقاط حمل یا نومولود ابنارمل ہونا یا وزن زیادہ ہونا شامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے علامات کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ مریض کو علامات کے ظاہر ہونے کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ اپنا طبی معائنہ کسی بھی معمولی علامت کے ظاہر ہونے کے بعد ضرور کروانا چاہئے۔ اور جو شوگر کے مریض ہیں انہیں اپنا طبی معائنہ اور شوگر ٹیسٹ باقاعدگی سے کروانا چاہئے۔ شوگر کے مریض کو اپنی آنکھوں کے معائنہ کے لئے کم از کم 6 ماہ بعد ایک دفعہ آئی سپیشلسٹ سے رجوع کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اگر شوگر کا مریض کسی وجہ سے بے ہوش ہو جائے تو اسے فوری طور پر انسولین یا شوگر کم کرنے کی دوائی نہیں دینی چاہئے بلکہ اسے گلوکوز کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے مواقع پر اسے گلوکوز دیا جائے تا اس میں توانائی آسکے ورنہ شوگر کی کمی کی وجہ سے انتہائی خطرناک نتائج بھی نکل سکتے ہیں۔ اس کے برعکس وقتی طور پر اگر شوگر زیادہ بھی ہو جائے تو وہ اتنا خطرناک نہیں ہوتا۔

بلڈ پریشر کے حوالہ سے ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ خون کی نالیاں سخت (Atherosclerosis) اور تنگ ہو جاتی ہیں اور ان میں چکنائی جمع ہو جاتی ہے جو کہ ہارٹ اٹیک' فالج یا کسی عضو کے بے حس ہونے کا موجب بنتا ہے۔ کولیسٹرول خون کی نالیوں کی سطح کو اندرونی طرف سے ناہموار اور موٹا کر دیتا ہے اور نالی تنگ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ نالیوں میں خون کے بہاؤ سے اندرونی سطح پر باریک شگاف پیدا ہوتے ہیں جنہیں خون کی نالی کا شگاف سمجھ کر Clotting system عمل شروع کر دیتا ہے اور خون جمنا شروع ہو جاتا ہے اور بندش نالی کی وجہ سے ہارٹ اٹیک' فالج اور دیگر اعضاء کی Gangrene یا دوسرے نقصانات ہوتے ہیں۔ وٹامن E اور وٹامن C کھانے میں زیتون کا تیل استعمال کرنے سے Atherosclerosis یا خون نالیوں کے تنگ اور سخت ہونے کو کم کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ شوگر کے وہ مریض جن کو بلڈ پریشر بھی ہو ان کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ بلڈ پریشر شوگر کے مضر اثرات کو نہ صرف کئی چند زیادہ بڑھا دیتا ہے بلکہ مختلف اعضاء بہت جلد جواب دے جاتے ہیں جیسا کہ دل' گردے' بصارت' اعصاب وغیرہ۔ انسانی خلیوں کو گلوکوز کی ضرورت ہوتی ہے اگر انسولین کے ذریعہ خلیوں تک گلوکوز نہ پہنچے تو پھر گلوکوز چکنائی کے ذریعہ بننا شروع ہوتا ہے اور چکنائی کے ذریعہ جب گلوکوز بنتا ہے تو بعض فاسد مادے بھی ساتھ بننا شروع ہو جاتے ہیں جو جسم میں تیزاب کی سطح کو بڑھاتے ہیں اور تیزابیت بڑھتی ہے جو سانس کے ذریعہ یا پیشاب کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ بننے کا عمل اخراج سے تیز ہوتا ہے لہٰذا Diabetic Ketoacidsis جیسی پیچیدگی پیدا ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صلاح الدین ایوبی صاحب ماہر امراض ناک کان گلا فضل عمر ہسپتال نے ذیابیطس کے مریض کی کان کی بیماریوں پر اثرات کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیا۔ ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب نے شوگر کے مرض میں جلدی بیماریوں کے حوالے سے بتایا کہ چونکہ ذیابیطس میں قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے اسلئے جلدی انفیکشنز کی زیادتی شروع ہو جاتی ہے اور پھنسی' پھوڑے اور فنگل انفیکشنز ہوتے ہیں۔ شوگر کے مریض کو اپنے جسم کی خاص طور پر

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اے لوگو تم سب کا ایک خدا اور ایک باپ ہے کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر فضیلت حاصل نہیں

انسانی حقوق کا عالمی منشور - میدان عرفات میں خطبہ حجۃ الوداع

تمہاری جان، مال اور عزت کی حرمت تم پر واجب کر دی گئی ھے

ترجمہ: مکرم سید محمود احمد ناصر صاحب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 10ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے تاریخی خطاب میں اپنی شریعت اور تعلیمات کا جامع خلاصہ بیان فرمایا- آپ نے انسانی حقوق کا وہ دائمی چارٹر انسان کو عطا فرمایا جو ہر دور کے لئے مشعل راہ ہے آپؐ کے خطاب کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے-

ہر تعریف اللہ کے لئے ہے ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اسی سے مدد چاہتے ہیں اسی سے مغفرت کے طالب ہیں اور اسی کے حضور توبہ کرتے ہیں اور ہم اللہ سے اپنے نفس کی کمزوریوں اور اعمال کی برائیوں کے خلاف پناہ مانگتے ہیں۔ جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور جس کو وہ گمراہ ٹھہرائے اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں وہ ایک ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں اللہ کے بندو میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کی اطاعت کی ترغیب دیتا ہوں اور میں شروع کرتا ہوں اس چیز کے ساتھ جو بہترین ہے اے لوگو میری سنو میں نہیں جانتا کہ اس سال کے بعد میں کبھی تم سے اس جگہ پھر ملوں گا میری سنو تمہیں زندگی ملے گی اے لوگو میری بات سنو اور سمجھو تم ضرور اپنے رب سے ملو گے اور پھر وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارہ میں جواب طلبی کرے گا۔

توحید باری تعالیٰ اور وحدت

انسانیت کا عظیم پیغام

اے سب انسانو سن لو کہ تم سب کا خدا ایک خدا ہے اور تم سب کا باپ ایک ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں اور نہ ہی عجمی کو عربی پر فضیلت ہے۔ اور نہ ہی سرخ کو سیاہ پر کوئی فضیلت ہے اور نہ ہی سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔

سن لو کہ انسانی جان کی بے حرمتی اور مال کی بے حرمتی یا انسان کو دوسرے پر ترجیحی سلوک جو جاہلیت میں قائم تھا میں آج قیامت کے دن تک کیلئے اپنے پاؤں کے نیچے مسلتا ہوں (اور یہ صرف نظریہ کی حد تک نہیں خود اپنے خاندان کے بھائی کے خون کا بدلہ معاف کرتے ہوئے فرمایا:-)

اور پہلا خون جس کا بدلہ معاف کیا جاتا ہے عبدالمطلب کے پوتے ربیعہ کا خون ہے۔

جاہلیت کے سود موقوف کئے جاتے ہیں

سود انسان کے معاشی حقوق کو تلف کرنے اور سرمایہ داری کی تشکیل کا سب سے بڑا ذریعہ ہے فرمایا جاہلیت کے تمام سود موقوف کئے جاتے ہیں تمہیں صرف رأس المال ملے گا نہ تم ظلم کرو گے نہ تم پر ظلم ہوگا (اس میں بھی ابتداء اپنے گھر سے فرمائی اور فرمایا)

اور پہلا سود جس سے ہم ابتدا کرتے ہیں میرے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے (اور اس کے متعلق فرمایا) وہ تو سارے کا سارا قرض ہی کلیۃً موقوف ہے۔ (دوسروں کے حقوق کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا) دیکھو خبردار کسی پر ظلم نہ کرو کسی پر ظلم نہ کرو۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔

اخوت اسلامی کا درس

اسلامی اخوت پر زور دیتے ہوئے فرمایا میری بات سنو اور سمجھو ہر ایک مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اور سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کا کوئی مال جائز نہیں مگر جو وہ اپنے دل کی بشاشت سے دے پس اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔

عورت اور غلام کے حقوق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو طبقات عورت اور غلام اپنے حقوق سے محروم تھے یہی کیفیت حضرت مسیح ناصریؑ کے عہد میں بھی تھی۔ حضرت مسیح ناصری کی اخلاقی تعلیم پر بہت ناز کیا جاتا ہے مگر چاروں اناجیل میں حضرت مسیح کا ایک فقرہ بھی ان دو طبقات کے حقوق کے بارہ میں نہیں ملتا جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمران طبقات کے لئے جدوجہد فرمائی خطبہ عرفات میں فرمایا:-

''عورتوں کے بارہ میں خدائے عزوجل سے ڈرو یقیناً تمہاری عورتوں کے تم پر حق ہیں اور تمہارے ان پر حق ہیں فرمایا: تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر تمہارے علاوہ کسی کو نہ لاویں اور جن کو تم ناپسند کرتے ہو ان کو تمہاری اجازت کے بغیر گھروں میں نہ لائیں اور نہ ہی کھلی کھلی بدکاری کا ارتکاب کریں اگر وہ ایسا کریں تو پھر خدا نے تمہیں اجازت دی ہے کہ تم ان کو وعظ کرو۔ خوابگاہوں میں علیحدگی اختیار کرو یا ایسی ہلکی سزا دو جس کا نشان نہ پڑے اگر وہ رک جائیں اور تمہاری بات مان لیں تو تم پر معروف کے مطابق ان کے طعام ولباس کی ذمہ داری ہے عورتیں تمہارے پاس (قیدی کی طرح) بے اختیار ہیں تم نے ان کو خدا کی طرف سے ایک امانت کے طور پر لیا ہے اور ان سے تمہارے (ازدواجی) تعلقات خدا کے ارشاد کے ماتحت ہیں اس لئے عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو اور ان کو نیک نصیحت کرو۔

اپنے قیدیوں کا خیال رکھو اپنے قیدیوں کا خیال رکھو ان کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور ان کو وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اگر وہ کوئی ایسا گناہ کریں جو تم معاف کرنا نہیں چاہتے تو وہ اللہ کے بندے ہیں ان کو کسی اور کے پاس فروخت کر دو مگر ان کو سزا نہ دو۔

دائمی ہدایت کے لئے نصیحت

امت مسلمہ کی دائمی ہدایت کے لئے یہ نصیحت فرمائی۔ میں تم میں دو چیزیں ایسی چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے اس کے نبیؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت۔

اندرونی نظام کو قائم رکھنے کے لئے یہ ہدایت فرمائی

اے لوگو سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر حبشہ کا ایک غلام امیر بنایا جائے جس کا ناک دبا ہوا ہو وہ تم میں خدا کی کتاب کو قائم کرے۔ سنو شیطان اس بات سے تو مایوس ہو گیا ہے کہ نماز ادا کرنے والے اس کی عبادت کریں وہ مایوس ہو گیا ہے کہ تمہارے اس خطہء ارض میں اس کی عبادت ہو لیکن وہ تمہارے درمیان ایک دوسرے کے خلاف اکسانے پر تلا ہوا ہے۔ اور اس پر راضی ہے کہ عبادت کے علاوہ دوسرے کاموں میں جن کو تم معمولی خیال کرتے ہو اس کی اطاعت کی جائے۔ پس تم اپنے دین کے معاملہ میں اس سے ہوشیار رہو سنو میں تم سے پہلے حوض کوثر پر جانے والا ہوں اور (وہاں) تمہیں دیکھوں گا۔

اور میں دوسری امتوں کے مقابلہ پر تم پر فخر کروں گا پس مجھے رسوا نہ کرنا۔ سنو تم نے مجھے دیکھا ہے اور میری بات سنی ہے اور میرے بارہ میں تم سے پوچھا جائے گا۔ پس جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ آگ میں اپنی جگہ بنا لے۔ سنو میں (بہت سے) مردوں اور عورتوں کو چھڑا رہا ہوں (ان کی نجات کا ذریعہ بن رہا ہوں) اور کئی اور مجھ سے چھین لیے جائیں گے میں کہوں گا اے میرے رب یہ میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا۔

وقت کا دائرہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کی بعثت اور اب حجۃ الوداع کے موقعہ پر مقصد بعثت کی تکمیل کے ذریعہ انسانی تاریخ کا ایک عظیم دور مکمل ہوا فرمایا کہ وقت کا دائرہ جس طرح کائنات کی تخلیق کے دن سے شروع ہوا تھا آج وہ دائرہ تکمیل کو پہنچا اور پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی یقیناً مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہی ہوتی ہے۔ یہ اللہ کا قانون ہے اس دن سے کہ آسمانوں اور زمین کو اس نے پیدا کیا ہے ان میں چار عزت کے مہینے کہلاتے ہیں۔ یہ دائمی اور مضبوط دین ہے پس چاہئے کہ ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم مت کرو۔

حقوق انسانی کا منشور

انسانیت کے بنیادی حقوق کو نہایت موثر رنگ میں دل و دماغ میں راسخ کر دینے کیلئے اس عظیم مجمع کو مخاطب کر کے دریافت فرمایا جانتے ہو آج کیا دن ہے۔ صحابہؓ کہتے ہیں ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر

باقی صفحہ 6 پر

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا سفر حجاز 1912ء

میری دعا تجھ سے یہی ہے کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب 26 ستمبر 1912ء کو قادیان سے روانہ ہوئے۔ یکم نومبر کو جدہ پہنچے اور سیٹھ ابوبکر صاحب کے ہاں قیام پذیر ہوئے۔ جدہ سے ایک خط میں لکھا۔ ''خدا کے فضل سے مصر سے ہو کر احرام کی حالت میں جدہ پہنچ گئے ہیں اللہ اللہ کیا پاک ملک ہے ہر چیز کو دیکھ کر دعا کی توفیق ملتی ہے۔ خدا کی رحمتیں اس زمین پر بے شمار ہی معلوم ہوتی ہیں۔ احباب قادیان کے لئے۔ احمدی جماعت .... کے لئے اس قدر دعاؤں کی توفیق ملی ہے کہ بیان نہیں ہوسکتی۔ میں نے احمدی جماعت کے لئے اس سفر میں اس قدر دعائیں کی ہیں کہ اگر وہ اس کا اندازہ لگا سکیں۔ تو ان کے دل محبت سے پگھل جائیں۔ لیکن لایعلم اسرار القلوب الا اللہ .... (دعوت الی اللہ) کے متعلق بھی بڑی کامیابی معلوم ہوئی ہے۔ لوگ بڑے شوق سے باتیں سنتے ہیں عام ضروریات (دین) اور سلسلہ کے متعلق میں لوگوں کو سناتا رہتا ہوں کئی لوگوں نے اقرار کیا ہے کہ وہ غور کریں گے اور مجھ سے خط و کتابت کریں گے۔ اگر کوئی ان بلاد میں آ کر رہے تو انشاء اللہ بہت کامیابی ہوگی۔ کیونکہ تعصب اور حسد سے خالی ہیں فی الحال پوسٹ ماسٹر مدینہ کی معرفت مجھے خط مل سکے گا''۔

چھ دن جدہ میں قیام کے بعد آپ 7 نومبر کو حضرت نانا جان سمیت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ مکہ معظمہ جاتے ہوئے آپ نے ایک نظم بھی کہی جس کے چند اشعار یہ تھے:

دوڑے جاتے ہیں بامید تمنا سوئے باب
شاید آ جائے نظر روئے دل آراء بے نقاب
یا الٰہی آپ ہی اب میری نصرت کیجئے!
کام لاکھوں ہیں مگر ہے زندگی مثل حباب
میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام پاک کو
جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تری ام الکتاب

جونہی خانہ کعبہ پر نظر پڑی تو آپ کو حضرت خلیفہ اول کا واقعہ دعا یاد آ گیا اور آپ نے بھی یہی دعا کی کہ یا اللہ اس خانہ کعبہ کو دیکھنے کا مجھے روز روز کہاں موقعہ ملے گا۔ آج عمر بھر میں قسمت سے موقع ملا ہے پس میری تو دعا یہی ہے کہ تیرا اپنے رسولؐ سے وعدہ ہے کہ اس کو پہلی دفعہ حج کے موقع پر دیکھ کر جو شخص دعا کرے گا۔ وہ قبول ہو گی۔ میری دعا تجھ سے یہی ہے کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں۔ آپ نے حضرت میر ناصر نواب صاحب کے ساتھ عمرہ کیا اور اس موقعہ پر اہل قادیان، جماعت احمدیہ اور دین کی سربلندی کے لئے بہت دعائیں کیں اور جس قدر ہو سکا دوستوں کا نام لے لے کر دعائیں کیں۔

اگلے روز آپ نے مکہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں لکھا:

''خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور عنایت ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اپنے پاک اور مقدس مقام کی زیارت کا موقعہ دیا۔ کل جب مکہ کی طرف اونٹ آ رہے تھے دل کی عجیب کیفیت تھی کہ بیان نہیں ہوسکتی۔ محبت کا ایک جوش دل میں پیدا ہو رہا تھا۔ اور جوں جوں قریب آتے تھے دل کا شوق بڑھتا جاتا تھا۔ میں حیران ہوں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی حکومت اور ارادہ کے ماتحت کہاں سے کہاں کھینچ لایا۔ پہلے مصر کا خیال پیدا ہوا پھر یہ خیال آیا کہ راستہ میں مکہ ہے اس کی زیارت بھی کر لیں۔ پھر خیال ہوا۔ حج کے دن ہیں۔ ان سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔ غرضیکہ ارادہ مصر سے مکہ اور حج کا ہوا اور آخر اللہ تعالیٰ نے وہاں پہنچا دیا۔ مجھے مدت سے حج کی خواہش تھی اور اس کے لئے دعائیں بھی کی تھیں لیکن بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ کیونکہ وہاں کے راستہ کی مشکلات سے طبیعت گھبراتی اور یہ بھی خیال تھا کہ مخالفین کوئی شرارت نہ کریں لیکن مصر کے ارادہ سے یہ خیال ہوا کہ مصر جانا اور راستہ میں مکہ کو ترک کر دینا ایک بے حیائی ہے اس میں تو کچھ شک نہیں کہ جدہ سے مکہ تک کا سفر نہایت کٹھن ہے اور میر صاحب تو قریباً بیمار ہو گئے۔ اور مجھے بھی سخت تکلیف ہوئی۔ اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ ہل گئے لیکن بڑی نعمتیں بڑی قربانیاں بھی چاہتی ہیں۔ اس بڑی نعمت کے لئے یہ تکلیف کیا چیز ہے۔ مدینہ کا راستہ اور بھی طویل اور کٹھن ہے لیکن چند دن کی تکلیف ان پاک مقامات کے دیکھنے کے لئے جہاں رسول کریمؐ فداہ ابی و امی نے اپنی بعثت نبوت کا ایک روشن زمانہ گزارا کیا چیز ہے۔ میرا دل تو اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر قربان ہو رہا ہے کہ وہ کس حکمت کے ساتھ مجھے اس جگہ لے آیا۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت اس سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ اول تو اس جہاز سے جو مصر جاتا تھا رہ گئے لیکن بعد میں جب اصرار کر کے دوسرے جہاز میں سوار ہوئے تو مصر پہنچتے ہی خواب آیا کہ حضرت صاحب یا آپ (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح۔ ناقل) فرماتے ہیں۔ فوراً مکہ چلے جاؤ پھر شاید موقعہ ملے کہ نہ ملے چنانچہ دو جہاز چلے گئے اور ہم ان میں سوار نہ ہو سکے۔ جس سے خواب کی تصدیق ہو گئی اس طرح مصر کی سیر بھی نہ کر سکے۔ اور جب مکہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ اب مصر نہیں جا سکتے۔ کیونکہ گورنمنٹ مصر کا قاعدہ ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جو مصر کے باشندہ ہوں حج کے بعد چار ماہ تک کوئی شخص حجاز و شام سے مصر نہیں جا سکتا .... اب اس صورت میں مصر میں واپس جانا فضول معلوم ہوتا ہے میں نے تو ان سب واقعات کو ملا کر یہی نتیجہ نکالا ہے کہ منشائے الٰہی مجھے حج کروانے کا تھا اور مصر کا خیال ایک تدبیر تھی۔ میں تو اللہ تعالیٰ کی اس مہربانی پر قربان ہوں کہ میرے جیسے گنہگار انسان کی کیا حقیقت تھی کہ اس پر اس قدر لطف و عنایت کی نظر ہوتی اور اس طرح اسے ایسے پاک مقامات کی زیارت کروائی جاتی۔ مگر خدا تعالیٰ کا پیار بھی اپنے بندوں سے سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ وہ تو محسن ہے مگر ہماری طرف سے ناشکری ہوتی ہے کل عمرہ ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے امید سے بڑھ کر دعاؤں کی توفیق دی۔ اور میں نے حتی المقدور حضور کے لئے حضور کے خاندان کے لئے کل احمدی جماعت اور دین حق کے لئے دعائیں کیں۔ زیارت بیت اللہ کے وقت بھی اور صفا و مروہ کی سعی کے وقت بھی خصوصاً جماعت کی ترقی اور آپس کے اتحاد و مودت کے لئے واللہ المجیب''

مکہ میں آپ کو ایک رویا ہوا کہ ''ایک جگہ ہوں اور میر صاحب اور والدہ ساتھ ہیں آسمان سے سخت رعد کی آواز آ رہی ہے اور ایسا شور ہے جیسے توپوں کے متواتر چلنے سے پیدا ہوتا ہے اور سخت تاریکی چھائی ہوئی ہے ہاں کچھ کچھ دیر کے بعد آسمان پر روشنی پیدا ہوئی ہے اتنے میں اس دہشت ناک حالت کے بعد آسمان پر ایک روشنی پیدا ہوئی اور نہایت موٹے اور نورانی الفاظ میں کلمہ طیبہ لکھا گیا ہے۔ میں نے میر صاحب کو پوچھا آپ نے یہ عبارت نہیں دیکھی انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ ابھی آسمان پر یہ عبارت لکھی گئی ہے اس کے بعد با آواز بلند کسی نے کچھ کہا جس کا مطلب یاد رہا کہ آسمان پر بڑے بڑے تغیرات ہو رہے ہیں جن کا نتیجہ تمہارے لئے اچھا ہو گا۔ اس کے بعد اس نظارہ اور تاریکی اور شور کی دہشت سے آنکھ کھل گئی''۔

یہ خواب اپنے خط میں حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں لکھتے ہوئے تحریر فرمایا ''اس طرف کے لوگوں کی دین سے بے پرواہی اور خودی کو دیکھ کر دل پر ایک ایسا اثر ہوا ہے کہ کچھ بیان نہیں کر سکتا۔ حضور کیلئے، والدہ عبدالحی، امتہ الحی، عبدالسلام، عبدالوہاب، عبدالمنان اور والدہ امتہ الرحمٰن کے لئے برابر ہر موقعہ پر دعا کرتا رہتا ہوں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے تو اس کی درگاہ بہت عالی ہے۔ میری طبیعت کی کمزوری کچھ نہ کچھ چلی ہی جاتی ہے۔ دعا کی درخواست ہے ایک متوحش نظارہ برابر دیکھ رہا ہوں جب دعا کرتا ہوں وہی بات اور رنگ میں دکھائی جاتی ہے۔ قریباً 5-7 دفعہ دیکھا ہے۔ کل اونٹ پر جاگتے ہوئے کشفی حالت میں دیکھا''۔

ایک دن آپ ایک عرب عالم مولانا عبدالستار کبتی کو جو شریف مکہ کے بچوں کے استاد تھے۔ دعوت الی اللہ کے لئے گئے وہ عقیدہ اہلحدیث تھے مگر چونکہ ان دنوں اہلحدیثوں کو سخت نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اس لئے وہ اپنے تئیں حنبلی ظاہر کرتے تھے۔ آپ کافی دیر تک ان کو دعوت کرتے رہے۔ آخر وہ کہنے لگے آپ نے مجھے تو دعوت کر لی ہے اور آپ کی باتیں بھی معقول ہیں لیکن میرے سوا کسی اور کو دعوت نہ کریں ورنہ آپ کی جان کی خیر نہیں اور خطرہ ہے کہ کوئی شخص آپ پر حملہ نہ کر بیٹھے یا حکومت ہی آپ کو قید نہ کر دے پھر اس نے آپ کے غیر احمدی ماموں کا نام لیا کہ اس نے آپ کے خلاف اشتہار دیا یا دلوایا ہے اور لکھا کہ اگر انہیں اپنے دعاوی کی صداقت پر یقین ہے تو مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے مباحثہ کر لیں۔ مولانا عبدالستار صاحب فرمانے لگے۔ میں نے مولوی سیالکوٹی صاحب سے کہا ہے کہ کہیں جوش میں آ کر مباحثہ نہ کر بیٹھنا کیونکہ یہاں احمدیوں سے زیادہ اہلحدیثوں کی مخالفت ہے احمدیوں کے خلاف کسی کو اشتعال آیا یا نہ آیا تمہارے خلاف ضرور لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ان سے پوچھا کہ آپ کس طرف سے زیادہ خطرہ محسوس کرتے ہیں انہوں نے ایک عالم کا نام لیا کہ اسے تو بالکل دعوت الی اللہ نہ کرنا۔ آپ نے ان کو بتایا کہ میں تو اسے ایک گھنٹہ دعوت الی اللہ کر کے آ رہا ہوں۔ وہ حیران ہو کر بولے پھر کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد وہ غصہ اور جوش کی حالت میں کہہ دیتے تھے۔ کہ نہ ہوئی تلوار ہمارے قبضہ میں ورنہ تمہارا

سر قلم کر دیتا۔

مکہ کی مقدس سرزمین نے آپ کی روحانیت پر جو گہرا اثر ڈالا۔ اس کا ذکر اپنے ایک خط میں جو مکہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ہی کے نام لکھا یوں فرماتے ہیں:۔

''اگرچہ جسمانی طور سے تو اس سفر میں بہت تکلیف ہوئی ہے اور میری صحت بہت خراب ہو گئی ہے لیکن روحانی طور پر بہت اصلاح معلوم ہوتی ہے سرزمین مکہ کی ہر ایک اینٹ اور ہر ایک مکان اور ہر ایک آدمی اور ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک ثبوت ہے اس وادی غیر ذی زرع میں کیا کچھ سامان لا کر اکٹھا کر دیا ہے۔ کعبہ کو بھی دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ہر وقت سینکڑوں آدمی گھوم رہے ہیں اور عملی طور پر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے احکام پر قربان کرنے کا اشارہ کر رہے ہیں پھر اس سرزمین سے کیسا پاک انسان خاتم الرسلؐ پیدا ہوا۔ اس نے دین حق کے لئے کیا کیا کوششیں کیں کس طرح اپنے آپ کو راہ الٰہی میں قربان کر دیا۔ ہزاروں اثرات ہیں جو دل پر ہوتے ہیں اور نیکی اور تقویٰ کی تحریک کرتے اور ممد ہوتے ہیں دعاؤں کی تحریک بھی بہت ہوتی ہے.......... افسوس کہ مدینہ منورہ نہیں جا سکتا۔ لیکن شاید اللہ تعالیٰ پھر موقعہ دے دے''۔

نیز لکھتے ہیں۔ ''دعاؤں سے رغبت اور دعاؤں کا القا اور رحمت الٰہی کے آثار جو میں نے اس سفر میں خصوصاً مکہ مکرمہ اور ایام حج میں دیکھے ہیں وہ میرے لئے بالکل ایک نیا تجربہ ہے اور میرے دل میں ایک جوش پیدا ہوا ہے کہ اگر انسان کو توفیق ہو تو وہ بار بار حج کرے۔ کیونکہ بہت سی برکات کا موجب ہے''۔

حج کے روز آپ کی طبیعت جو مسلسل سفر اور کام کی وجہ سے نڈھال ہو گئی تھی خدا کے فضل سے صاف ہو گئی اور حج کا فریضہ نہایت عمدگی اور خیریت کے ساتھ ادا ہوا۔ میدان عرفات میں قریباً چار گھنٹہ سے زیادہ آپ کو دعا کا موقعہ ملا۔ اور رحمت الٰہی کے آثار ایسے نظر آتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا تمام دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ اور خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی دعائیں القا ہوتی تھیں جو کبھی وہم میں بھی نہ آئی تھیں۔ آپ نے ان مبارک لحات میں قادیان کے دوستوں کے لئے ہر ایک کا نام لے لے کر دعائیں کیں۔ اور ہر ایک مقام پر کیں۔

مکہ میں آپ کو دعوت الی اللہ کے بہت سے نئے تجربات ہوئے۔ آپ شریف مکہ سے بھی ملے آپ کا ارادہ حج کے بعد کچھ عرصہ اور قیام کرنے کا تھا۔ مگر ایک تو آپ بیمار ہو گئے۔ دوسرے حج ختم ہوتے ہی مکہ میں ہیضہ پھوٹ پڑا۔ جو اتنا شدید تھا کہ لوگ گلیوں میں مردوں کو پھینک دیتے تھے اور دفن کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا تھا یہ دیکھ کر حضرت میر ناصر نواب صاحب گھبرا گئے اور انہوں نے کہا ہمیں جلدی واپس چلنا چاہئے۔ چنانچہ آپ نے واپسی کی تیاری شروع کر دی۔ آخری ملاقات کے لئے جب غیر احمدی ماموں کی طرف گئے تو معلوم ہوا کہ منیٰ سے واپسی پر وہ ہیضہ کے حملہ کی تاب نہ لا کر تھوڑی دیر میں ہی فوت ہو گئے ہیں۔

آپ نے جدہ سے روانہ ہوتے ہوئے قادیان تار دے دیا تھا کہ ''میں جہاز پر جدہ سے سوار ہوتا ہوں مگر جلسہ پر نہیں پہنچ سکوں گا۔ ہاں یہ پیغام دیتا ہوں کہ کشتی ڈوبنے کے وقت جو حالت ہوتی ہے وہ اس وقت ہے۔ سب دعاؤں میں لگ جائیں۔ میں نے تمام قادیان والوں اور افراد سلسلہ کے لئے بہت بہت دعائیں کی ہیں''۔

6 جنوری 1913ء کو منصورہ جہاز جدہ سے بمبئی کے کنارے آ لگا۔ یہاں حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی آپ کی پیشوائی کیلئے پہلے سے موجود تھے۔ 10 جنوری 1913ء کو بمبئی سے ریل پر سوار ہوئے اور 12 جنوری 1913ء کو لاہور پہنچے احباب لاہور نے آپ کا بڑے اخلاص سے استقبال کیا۔ کہتے ہیں چھ سو کے قریب پلیٹ فارم کے ٹکٹ تقسیم ہوئے۔ لاہور میں اتفاق واتحاد کے موضوع پر آپ کی تقریر بھی ہوئی احباب امرتسر کے اصرار پر آپ پونے نو بجے گاڑی سے امرتسر اترے وہاں بھی آپ نے تقریر فرمائی پھر دو بجے کے قریب بٹالہ پہنچے۔ حضرت اماں جان اپنے پیارے لخت جگر کے استقبال کے لئے بہ نفس نفیس قادیان سے بٹالہ تشریف لے گئیں۔ حضرت خلیفہ اول کو آپ کی مراجعت پر جو بے انتہا خوشی ہوئی وہ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی تھی۔ آپ کے ارشاد سے دونوں سکولوں میں تعطیل کر دی گئی اور بہت سے دوست اور مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کے طلبہ قادیان والی نہر تک استقبال کے لئے گئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کیں اور باوجود ضعف وناتوانی کے قادیان سے باہر دور تک آگے تشریف لے گئے۔ قادیان کے بقیہ لوگ جن میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب بھی شامل تھے آپ کے ساتھ تھے چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب قریباً پونے پانچ بجے شام تشریف لے آئے۔

آپ کے خیر مقدم پر شیخ محمود احمد صاحب عرفانی (ابن شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم) نے ایک اشتہار بھی شائع کیا جس میں آپ کی تشریف آوری پر مبارکباد دی اور لکھا تھا کہ آپ کے سفر حج سے مسیر العرب کا الہام پورا ہوا ہے اور آخر میں حضرت مسیح موعود کے یہ شعر لکھے۔

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پرنور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

14 جنوری 1913ء کو مدرسہ کے طلباء نے آپ کے اعزاز میں ایک پرتکلف پارٹی دی جس میں حضرت خلیفہ اول نے تقریر بھی فرمائی۔ اس دن حضرت کی خدمت میں طلبائے ہائی سکول نے درخواست پیش کی کہ ہم حضرت میاں صاحب کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کیسے کریں۔ آپ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا:۔

''میاں صاحب کی زندگی بابرکت مفید خلائق اور خادم دین ہو لہٰ کر یہ دعا کرو۔ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کے جناب الٰہی کی تعریف اور اپنے استغفار کے بعد۔ نورالدین 14 جنوری 1913ء''۔

حضرت خلیفہ اول کے ارشاد سے دوستوں نے بیت نور میں صلوٰۃ الحاجہ پڑھی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے لئے دعائیں کی گئیں دعا کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے تقریر فرمائی جس میں اپنے سفر کے حالات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ میں نے اس سفر کے لئے ایک ماہ قبل استخارہ شروع کیا۔ بعد ازاں سنت رسولؐ کے مطابق اسباب کی طرف توجہ کی۔ پھر بتایا اس سفر میں مختلف مذاہب کے لوگوں اور دہریوں کے ساتھ میرے بڑے بڑے مباحثات ہوئے اور میں نے ہمیشہ سلسلہ احمدیہ کو پیش کیا۔ اور خدا کے فضل سے مظفر ومنصور ہوا۔ آخر میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ان الفاظ پر اپنی تقریر ختم کی:۔

''جیسا کہ پیشگوئیوں سے ظاہر ہے دین کی فتوحات کا زمانہ قریب ہے۔ طوفان بے شک بہت بڑے جوش سے اٹھا ہے اور اس طوفان میں جہاز خطرے میں ہے اس لئے ضرورت ہے اس بات کی کہ سب لوگ اوپر آ جاویں اور کام کریں.......... یہ فارغ بیٹھنے کا وقت نہیں بلکہ کام کرنے کا وقت ہے۔ اٹھو اٹھو اور کام کرو۔ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہت مبارک ہے''۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص 417 تا 424)

تمام عبادتوں کی روح نماز ہے اور اسی میں ہر قسم کی فلاح کی کنجیاں ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

تمام عبادتوں کی روح نماز ہے۔ انسانی پیدائش کا مقصد نماز ہے۔ نماز میں ہر قسم کی فلاح کی کنجیاں ہیں اور جیسے جیسے انسان نماز میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے اسے خدا تعالیٰ کی طرف فلاح کی مزید کنجیاں عطا ہوتی رہتی ہیں۔ میں نے عمداً لفظ کنجی استعمال نہیں کیا بلکہ جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ نماز کی کیفیت کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ انسان کو نئے امور کا فہم عطا فرماتا چلا جاتا ہے اور نئے مضامین اس پر کھلتے چلے جاتے ہیں..........

جہاں تک جماعت کے عمومی اخلاص کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ابتلاء کے موجودہ دور میں جماعت کے اخلاص کا عمومی معیار بہت بلند ہوا ہے اور نیک کاموں میں تعاون کی روح میں ایک نئی جلا پیدا ہو گئی ہے۔ ایک آواز پر لبیک کہنے کیلئے کثرت کے ساتھ دل بے چین ہیں اور جب بھی جماعت کو نیکی کی طرف بلایا جاتا ہے جس طرح اخلاص کے ساتھ جماعت اس آواز پر لبیک کہتی ہے اس سے میرا دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ لیکن یہ اخلاص فی ذاتہ کچھ چیز نہیں اگر اس اخلاص کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے ایک مستقل تعلق پیدا نہ ہو جائے۔ یہ اخلاص اپنی ذات میں محفوظ نہیں اگر اس اخلاص کو نماز کے اور عبادت کے برتنوں میں محفوظ نہ کیا جائے۔ اس لحاظ سے یہ اخلاص ایک آنے جانے والے موسم کی طرح کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ بعض دفعہ سخت گرمیوں کے بعد اچھا موسم آتا ہے اور ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے چلتے ہیں۔ بعض دفعہ سخت سردی کے بعد خوشگوار موسم کے دور آتے ہیں لیکن یہ چیزیں آنے جانے والی ہیں ٹھہر جانے والی نہیں۔ عبادت کسی موسمی کیفیت کا نام نہیں عبادت ایک مستقل زندگی کا رابطہ ہے۔ عبادت کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ہم ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ کئی قسم کے زندہ رہنے کیلئے طریق ہیں جو انسان کو لازم کئے گئے ہیں مگر ہوا اور سانس کا جو رشتہ زندگی سے ہے وہ ایسا مستقل، دائمی، لازمی اور ہر لحہ جاری رہنے والا رشتہ ہے کہ اور کسی چیز کا نہیں۔ پس عبادت کو یہی رشتہ انسان کی روحانی زندگی سے ہے۔ یہ عبادت ذکر الٰہی کی صورت میں ہمہ وقت جاری رہ سکتی ہے لیکن وہ نماز جو قرآن کریم نے ہمیں سکھائی اور سنت نے جسے ہمارے سامنے تفصیل سے پیش کیا یہ وہ کم سے کم نماز ہے، کم سے کم ذکر الٰہی ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے میں خصوصیت کے ساتھ آج پھر جماعت کو نماز کی اہمیت کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

میں جانتا ہوں کہ اکثر وہ احباب جو اس وقت اس مجلس میں حاضر ہیں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نمازوں کے پابند ہیں مگر میں حال کے موجودہ دور کی بات نہیں کر رہا ہوں میں مستقبل کی بات کر رہا ہوں۔ وہ لوگ جو آج نمازی ہیں جب تک ان کی اولادیں نمازی نہ بن جائیں جب تک ان کی آئندہ نسلیں ان کی آنکھوں کے سامنے نماز پر قائم نہ ہو جائیں اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کے متعلق خوش آئند امنگیں رکھنے کا ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اس لئے بالعموم ہر فرد بشر، ہر احمدی بالغ سے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو میں بڑے عجز کے ساتھ یہ استدعا کرتا ہوں کہ اپنے گھروں میں اپنی آئندہ نسلوں کی نمازوں کی حالت پر غور کریں، ان کا جائزہ لیں ان سے پوچھیں اور روز پوچھا کریں کہ وہ کتنی نمازیں پڑھتے ہیں۔ یہ بھی معلوم کریں کہ وہ جو کچھ نماز میں پڑھتے ہیں اس کا مطلب بھی ان کو آتا ہے یا نہیں اور اگر مطلب آتا ہے تو غور سے پڑھتے ہیں یا اس انداز سے پڑھتے ہیں کہ جتنی

باقی صفحہ 7 پر

محترم قمر داؤد کھوکھر صاحب

آسٹریلیا کا دل

براعظم آسٹریلیا قدرت کی متنوع فیاضیوں سے مالا مال ملک ہے۔ جس کے چاروں اطراف شور مچاتے سمندری ساحل ہیں تو وسط میں خاموش ریگستان، اسی ریگستان میں جسے آسٹریلوی اصطلاح میں ''آؤٹ بیک'' (Out Back) کہا جاتا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی اور منفرد سرخ چٹانیں سر اٹھائے کھڑی ہیں۔ جن میں سے ایک ''اُلرو'' (Uluru) کہلاتی ہے اور اس سے 25 کلومیٹر کے فاصلے پر اسی طرز کی سرخ چٹانوں کا ایک مجموعہ ہے جسے ''کاتا جوتا'' (Kata Tjuta) یا اولگاز (Olgas) کہا جاتا ہے۔

''اُلرو'' کی وسیع و عریض چٹان ایک اکیلے پہاڑ کی صورت میں سطح زمین سے 350 میٹر بلند جب کہ سطح سمندر سے 860 میٹر بلند ہے۔ اس کا گھیر یا محیط 9 کلومیٹر ہے۔ یہ چٹان اپنے دو تہائی بیرونی حصہ کے برابر زمین کے اندر بھی موجود ہے۔

''کاتا جوتا'' بھی اسی طرح کی سرخ چٹانیں ہیں لیکن یہ بلندی میں ''اُلرو'' سے بھی زیادہ اونچی ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑی چٹان سطح زمین سے 546 میٹر بلند ہے۔

''کاتا جوتا'' آسٹریلیا کے مقامی باشندوں کی زبان کے الفاظ ہیں جس کے معنی ہیں ''بہت سے سر''۔ یعنی اگر دور سے ان چٹانوں کا نظارہ کیا جائے تو واقعی یہ بلند و بالا چٹانیں زمین کے اوپر سر نکالے نظر آتی ہیں۔

یہ چٹانیں آسٹریلیا کے درمیان میں واقع ہیں۔ یعنی مشرقی شہر سڈنی سے 2100 کلومیٹر، مغربی شہر پرتھ سے 1600 کلومیٹر، شمالی شہر ڈارون سے 1450 کلومیٹر اور جنوبی شہر ایڈیلیڈ سے 1300 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہیں۔

یہ سرخ چٹانیں Monolithic یا یک حجری چٹانیں ہیں۔ یعنی جس طرح ایک مجسمہ ایک ہی پتھر سے تراشا جاتا ہے اسی طرح یہ چٹانیں یا پہاڑ ایک پتھر کی ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے قدرت کی صناعی سے ایک بہت بڑا پتھر اسی سرزمین کے وسط میں رکھ دیا ہو۔

آسٹریلیا کے عین وسط میں یہ چٹانیں قدرت کا ایک عظیم شاہکار ہیں۔ جو اسی ریگستانی علاقے کی وجہ طاری کرنے والی مسحور کن خاموشی میں اہل دنیا کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔ ہر سال چار لاکھ سے زائد سیاح ان پہاڑوں کو دیکھنے آتے ہیں۔ ان چٹانوں کی طبعی ساخت، خوبصورت منظر اور آسٹریلیا کے قدیم مقامی باشندوں کی ان چٹانوں سے تہذیبی و ثقافتی وابستگی کی وجہ سے یہ چٹانیں آسٹریلیا کا قومی نشان بن چکی ہیں اور 1987ء سے دنیا بھر میں ''عالمی ورثہ'' کے طور پر تسلیم کی جاتی ہیں۔ گو کہ یہ چٹانیں سرخ ہیں لیکن طلوع آفتاب کے وقت، دوپہر کے وقت اور شام کے دھندلکے میں اس کے رنگ سحر انگیز طور پر بدلتے نظر آتے ہیں۔ اگر دور سے دیکھا جائے تو ان کا رنگ نیلا نظر آتا ہے لیکن جیسے جیسے قریب ہوتے جائیں سرخ رنگ نمایاں ہوتا جاتا ہے۔

یہ چٹانیں Sedimentary چٹانیں کہلاتی ہیں جو ایک خاص ارضیاتی عمل کے نتیجہ میں وجود میں آئیں۔ یعنی پتھر، مٹی، سنگریزے، گارا اور دیگر اجزاء پر جب غیر معمولی دباؤ بڑھتا تو یہ چٹانیں وجود میں آئیں۔ اب تک کی تحقیق کے مطابق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ چٹانیں کم و بیش 550 ملین یا 55 کروڑ سال پہلے وجود میں آئی تھیں۔ اور ان چٹانوں کا خام مال یعنی سنگریزے، گول پتھر، گارا وغیرہ ایسے پہاڑوں سے بہہ کر آئے تھے جو کم و بیش تین ہزار میٹر بلند تھے۔ اور جن میں مسلسل ارضیاتی تبدیلیاں واقع ہو رہی تھیں۔ دریاؤں کے سیلابی ریلوں نے ان سب چیزوں کو آسٹریلیا کے وسط میں پہنچا دیا۔ اور جب یہاں جغرافیائی تبدیلیوں کا عمل شروع ہوا اور اندازہ ہے کہ چالیس کروڑ سال پہلے جب زمین کا اندرونی دباؤ باہر کی طرف بڑھا تو یہ چٹانیں وجود میں آئیں۔ ''اُلرو'' کا پہاڑ تو ابھری پتھریلی چٹان کی شکل میں نمودار ہوا جب کہ دوسری چٹانوں کی یہ کیفیت ہے کہ یوں لگتا ہے جیسے گول گول پتھر اور سنگریزے، مٹی اور گارے سے مل کر یک جان ہو چکے ہیں۔ یہ پتھر ان چٹانوں کے پرت اور تہوں میں نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ اس زمین میں موجود آئرن نے ان چٹانوں اور اسی کے اردگرد کی زمین کو سرخ رنگ دیدیا ہے۔

چٹانوں کے اردگرد کی ریتلی زمین میں جابجا بے شمار ریت کے ٹیلے بھی نظر آتے ہیں۔ اگر فضا سے ان ٹیلوں کا جائزہ لیا جائے تو یوں لگتا ہے جیسے بڑے بڑے اژدھا زمین پر بل کھاتے ہوئے رینگ رہے ہوں۔ یہ ٹیلے کم و بیش 30 ہزار سال پہلے وجود میں آئے تھے۔ اور اس وقت سے یا اس کے بعد سے ہی یہاں کے مقامی لوگوں کے آباؤ اجداد اس جگہ آکر آباد ہوئے۔

یہ تمام چٹانیں اور اسی کے اردگرد کا علاقہ یہاں کے مقامی باشندوں کے دو قبائل ''یانگ کن جارا'' (Yankunytjatjara) اور ''پی جن جارا'' (Pitjantjatjara) کی ملکیت سمجھی جاتی ہیں۔ یہ دونوں نام خاصے مشکل ہیں۔ دوسرے لوگوں کی آسانی کے لئے یہ قبائل کہتے ہیں کہ ہمیں ''آننگو'' (Anangu) کے نام سے پکار سکتے ہیں۔ یہ بھی ان کے مقامی زبان کے لفظ ہے جس کا مطلب ہے ''لوگ''۔

''آننگو'' قبائل ہزاروں سال سے یہاں آباد ہیں۔ ان کی روایات کے مطابق یہ چٹانیں اس سرزمین میں بسنے والے سانپوں نے بنائی تھیں۔ اور جس دور میں بنائی گئیں اسے ''شوکورپا'' (Tjukurpa) یا خوابوں کا زمانہ کہتے ہیں۔ مقامی روایات کے مطابق شوکورپا دراصل تخلیق کا دور تھا۔ اور اسی دور میں ہی لوگوں کو ایسا قانون ملا جس نے ان کی زندگی کے اعمال کی راہنمائی کی۔ انہیں اپنے عقائد سے آگاہی ہوئی۔ اپنی تاریخ کا علم ہوا۔ اور تمدنی و معاشرتی زندگی کے خدوخال واضح ہوئے۔ اس سرزمین سے ان کا کیا رشتہ اور تعلق ہے اسی کا ادراک ہوا۔

اس خیال کو اگر مذہبی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو یوں معلوم دیتا ہے کہ جیسے اس زمانے میں خدا کی طرف سے یہاں کے لوگوں کی ہدایت کے سامان ہوئے۔

لیکن مرور زمانہ سے آسمانی ہدایت کے حقائق اور صداقتیں صرف قصہ کہانیوں تک محدود ہو کر رہ گئے اور رسومات نے ان کی جگہ لے لی جنہیں یہ لوگ رقص اور تصویر کشی کے ذریعہ سے آج بھی اپنائے ہوئے ہیں۔

چونکہ یہ لوگ ان چٹانوں اور پہاڑوں کو مقدس سمجھتے ہیں اس لئے عام لوگوں کو ان پر چڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ دو راستے پیدل چلنے والوں کے لئے ایسے بنائے ہوئے ہیں جن پر سیاحوں کو چلنے پھرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

''آننگو'' قبائل نے ان چٹانوں کے ساتھ مقامی جانوروں کی ایسی فرضی داستانیں منسوب کی ہوئی ہیں جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ ان داستانوں کے حوالے سے ایک بات بڑی اہم ہے کہ یہ اپنی ان روایات اور داستانوں کو اپنا ایسا تہذیبی و ثقافتی ورثہ سمجھتے ہیں۔ جس کے اظہار کا صرف انہیں کو حق ہے۔ بغیر ان کی اجازت کے یہ داستانیں شائع نہیں کی جا سکتیں۔

چٹانوں کے اردگرد کی زمین میں رینگنے والے جانداروں کی نادر اقسام پائی جاتی ہیں۔ ہر جاندار کے ریت پر بننے والے نشان کو دیکھ کر ''آننگو'' یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ کون سا جاندار تھا، کس طرف جا رہا تھا یا کیا کر رہا تھا۔ بالعموم اس علاقے میں بارشیں بہت کم ہوتی ہیں۔ لیکن جیسے ہی بارش ہوتی ہے تو یہ سرخ صحرا مختلف پودوں اور پھولوں سے ہرا بھرا نظر آنے لگتا ہے۔ زیادہ تر جھاڑی نما پودے یہاں اگتے ہیں۔ کانٹوں والی ایک گھاس کثرت سے ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات اتنی گھنی ہو جاتی ہے کہ پھر دوسرے پودے مرنے لگتے ہیں تب ''آننگو'' اسے آگ لگا کر جلا ڈالتے ہیں۔ آگ سے ساری گھاس جل کر خاکستر ہو جاتی ہے اور یوں لگتا ہے جیسے ساری روئیدگی ختم ہو گئی ہے اور آئندہ اس صحرا میں کچھ نہ اگے گا۔ لیکن بارشوں کا موسم آتا ہے تو پھر یہ سرخ صحرا نئے پھول پھل اور پودوں سے سج جاتا ہے۔

مقامی لوگ ''آننگو'' یہاں پر اگنے والے اونٹ کٹارے، جنگلی پھل، اور رس والے پھولوں سے رس چوس کر اپنی غذائی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ یہاں کی صحرائی انجیر عام انجیر سے چھوٹی ہوتی ہے۔ اسی طرح کا ایک سرخ پھل جسے یہ لوگ منگاٹا (Mangata) کہتے ہیں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ یہاں اگنے والا ٹماٹر بھی قدرے چھوٹا اور مختلف ہوتا ہے یہ سب پھل وغیرہ ان کی غذا میں شامل ہیں۔ زمین کے اندر رہنے والے حشرات کیڑے مکوڑے بھی ان کی مرغوب غذا ہیں۔ مثلاً ایک سونڈی جو جھاڑیوں کی جڑوں میں چھپی ہوتی ہے زمین کھود کر اسے نکالتے اور کھاتے ہیں۔ اپنی زبان میں اسے ''ماکو'' (Maku) کہتے ہیں۔ زمین کے اندر پائی جانے والی ''جالا'' (Tjala) نامی چیونٹی اپنے جسم کے ساتھ شہد اٹھائے پھرتی ہے۔ زمین کھود کر ان چیونٹیوں کو اکٹھا کرتے ہیں اور بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ اسی چیونٹی کا پچھلا حصہ چھوٹے کنچے کے برابر ایک میٹھے سیرپ سے بھرا ہوتا ہے جسے یہ لوگ بڑے مزے سے کھاتے ہیں۔ اس طرح اس زمین میں پایا جانے والا ایک چھپکلا (Goanna) بھی ان کی پسندیدہ غذا ہے۔ جسے اپنی زبان میں ''ٹنکا'' (Tinka) کہتے ہیں۔ یہاں ''لنگاٹا'' (Lungkata) نامی ایک ایسی چھپکلی بھی پائی جاتی ہے جس کی زبان نیلی ہوتی ہے۔

اس لحاظ سے آسٹریلیا کا یہ وسطی علاقہ غیر معمولی جغرافیائی اور طبعی خصوصیات کی بناء پر دنیا کے بہت سے خطوں سے مختلف اور منفرد ہے۔ اور بلاشبہ یہ سرخ چٹانیں آسٹریلیا کا دل ہیں۔

بقیہ صفحہ 3

جانتے ہیں۔ آپ کچھ خاموش ہوئے اور ہم میں سے بعض سمجھے کہ آپ شاید اس کا کوئی اور نام تجویز فرمائیں گے۔ فرمایا کیا آج قربانیوں کا دن نہیں۔ صحابہ کہتے ہیں ہم نے کہا کیوں نہیں۔ اسی طرح حضورؐ نے مہینہ کے بارہ میں دریافت کیا اور فرمایا یہ ذوالحجہ کا حرمت والا مہینہ نہیں پھر اس علاقہ کے بارہ میں دریافت فرماتے ہوئے کہا کیا یہ حرمت والا علاقہ نہیں اور پھر اس دن اور اس علاقہ اور اس مہینہ کی صدیوں سے راسخ حرمت سے تمثیل دیتے ہوئے بہت موثر انداز میں فرمایا:۔

تمہاری جان اور تمہارے مال اور تمہاری عزت کی حرمت تم پر واجب کر دی گئی ہے۔ جس طرح آج کا دن اور یہ مہینہ اور یہ علاقہ واجب الاحترام ہے دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

کیا میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے

حقوق انسانی کے اس منشور کے اعلان کے بعد آپؐ نے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور بلند آواز سے فرمایا:۔

کیا میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے سنو! کیا میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے سنو! کیا میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے۔ اور مجمع نے ایک آواز سے کہا ہاں اور پھر آپ نے اپنی تشہد کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا اے خدا تو گواہ رہ، اے خدا تو گواہ رہ،

اے خدا تو گواہ رہ۔ اور پھر مجمع کو مخاطب کر کے حکم دیا جو آج یہاں موجود ہے وہ ان کو یہ پیغام پہنچا دیں اور پہنچاتے چلے جائیں جو آج موجود نہیں کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جن کو یہ پیغام پہنچایا جائے براہ راست سننے والوں سے بھی زیادہ اس کو محفوظ رکھتے ہیں۔

آج بھی کرہ ارض یہ پیغام سننے اور اس پر عمل کرنے کا محتاج ہے۔

غریق رحمت کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین!

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

محترمہ زکیہ عارف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نصیب عارف صاحب راولپنڈی تحریر کرتی ہیں - مکرم محمد نصیب عارف مئی 2001ء کو گرمی میں منہ پک جانے سے ہولی فیملی ہسپتال میں داخل ہوئے تھے۔ اور صحت یاب ہو کر گھر واپس آ گئے۔ ایک ماہ بعد دوبارہ داخل ہوئے تو پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے نلکی لگ گئی۔ کمزوری کی وجہ سے آپریشن نہیں ہو سکتا۔ ہومیو علاج بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

نکاح

مکرم فہیم احمد صاحب ابن مکرم رشید احمد انور صاحب دارالعلوم وسطی کا نکاح ہمراہ مکرمہ شمع کوثر صاحبہ بنت مکرم قاسم علی صاحب مرحوم چک R.B-266 کھڑ ریانوالہ ضلع فیصل آباد بحق مہر پندرہ ہزار روپے بیت اللطیف دارالعلوم وسطی ربوہ میں مورخہ 10 فروری 2002ء کو مکرم داؤد احمد عابد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

مکرم بشارت احمد صاحب چیمہ دفتر نظارت مال آمد صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں خاکسار کی بیٹی عزیزہ قدسیہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم ابرار احمد صاحب وڑائچ سیکرٹری مال چک 78 جنوبی ضلع سرگودھا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 20 جنوری 2002 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فراست احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری حاتم علی صاحب وڑائچ مرحوم کا پڑپوتا اور مکرم چوہدری غلام احمد صاحب چیمہ صدر جماعت چک 88 شمالی سرگودھا کا پڑنواسہ ہے۔ عزیزم کی صحت وسلامتی والی درازعمر - والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

بازیافتہ رقم

محلّہ ناصر آباد جنوبی سے کچھ بازیافتہ رقم دفتر صدر عمومی میں جمع کروائی گئی ہے۔ جن صاحب کی ہو دفتر سے رابطہ کرے۔ (صدر عمومی ربوہ)

نمایاں کامیابی

محترم لطیف احمد ظفر صاحب اسلام آباد لکھتے ہیں میری بیٹی عزیزہ سعدیہ لطیف صاحبہ میتھ میں Ph.D کرنے کے لئے جرمنی پہنچ گئی ہیں۔ یہ سکالرشپ تین سال کے لئے ہے۔ اس سے پہلے عزیزہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے M.Phil(Math) میں اول پوزیشن حاصل کر کے Gold Medal کی حقدار قرار پائی تھیں۔ عزیزہ سعدیہ لطیف محترم شیخ محمد احمد مظہر صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد کی پوتی اور محترم محمد یوسف خاں صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری اسلام آباد کی نواسی ہیں۔ ان کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ملک عبدالقادر صاحب آف کھارا نزد قادیان مورخہ 11 جنوری 2002ء کو لندن میں وفات پا گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے 15 جنوری کو ان کا جنازہ پڑھایا جس کے بعد میت پاکستان لائی گئی۔ مورخہ 17 جنوری صبح نو بجے دارالذکر لاہور میں جنازہ پڑھایا گیا ازاں بعد اسی روز بیت المبارک ربوہ بعد نماز عصر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے جنازہ پڑھایا۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم لمبا عرصہ فوج میں رہے اور جہاں جہاں بھی رہے سلسلہ کی خدمت میں پیش پیش رہے ہر ایک سے حسن سلوک اور دوسروں کی خدمت میں خوشی محسوس کرتے تھے سلسلہ اور ائمہ کے فدائی تھے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

محترمہ حرمت بی بی صاحبہ اہلیہ محترم میاں فضل احمد صاحب (مرحوم) سیکھوانی حال چک جھمرہ ضلع فیصل آباد مورخہ 6 فروری 2002ء کو وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں 7 فروری 2002ء بروز جمعرات بیت مبارک میں آپ کی نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی - بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم محمد اسلم صاحب شاد منگلا پرائیویٹ سیکرٹری نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو

مقابلہ معلومات

جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد

جماعت احمدیہ اسلام آباد نے بچوں اور بچیوں میں دینی علوم کی طرف رجحان اور ان کے علمی معیار کو بلند کرنے اور موسم گرما کی رخصتوں میں بچوں کو مصروف رکھنے کے لئے ماہ جون 2001ء میں ایک مقابلہ کا اعلان کیا۔

امتحان میں کامیابی کے لئے ہر بچے کو تین درجوں سے گزرنا تھا ایک تحریری دوسرا زبانی اور تیسرا پریکٹیکل تھا۔

تیاری کے لئے بچوں کو ڈیڑھ ماہ کا وقت دیا گیا تھا۔ Viva کا امتحان ماہ اگست 2001ء کے پہلے عشرے میں لیا گیا جب کہ تحریری امتحان مورخہ 19 اگست بروز اتوار بیت الذکر میں ہوا۔ جس میں (191) بچوں نے شرکت کی۔

تقسیم انعامات کی تقریب مورخہ 11 جنوری 2002ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تھے۔ تلاوت کے بعد محترم حنیف احمد محمود مربی ضلع نے رپورٹ پیش کی۔ محترم مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی کلمات سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

اعلان داخلہ

نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (NUST) راولپنڈی نے انجینئرنگ، میڈیکل، مینجمنٹ سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی میں داخلے کے لئے شیڈول کا اعلان کیا ہے فارم 15 جون تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 16 فروری 2002ء (نظارت تعلیم)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 3 مارچ 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا نمبر حاصل کر لیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
خورشید
اکسیر نونہال
قابل اعتماد "بے بی ٹانک"
معدہ و جگر کی اصلاح کر کے غذا جزو بدن بناتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ضرورت کوالیفائیڈ ہومیو ڈاکٹرز

فضل عمر ہومیو فری ڈسپنسری اور بیرون ربوہ ہومیو ڈسپنسری کے لئے تجربہ کار اور کوالیفائیڈ' وقف کا جذبہ رکھنے والے ہومیو ڈاکٹرز سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اپنی درخواستیں صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق سے درج ذیل کوائف کے ساتھ بنام ناظم وقف جدید مورخہ 30 مارچ 2002ء تک ارسال فرمائیں۔

نام........ ولدیت........ سکونت........

عمر........ تعلیم........ تجربہ........

(ناظم ارشاد وقف جدید)

تبدیلی نام

مکرم محمد صدیق صاحب مکان نمبر 32/25 دارالرحمت شرقی ب تحریر کرتے ہیں خاکسار نے اپنی بیٹی بشریٰ کا نام تبدیل کر کے نیا نام مبشرہ ناز رکھ لیا ہے۔ آئندہ انہیں اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

آمین و درخواست دعا

محترمہ منصورہ کھوکھر صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری عبدالقیوم کھوکھر صاحب آف جرمنی تحریر کرتی ہیں کہ میرے پوتے عزیزم محمد علی کھوکھر ابن محترم منصور احمد صاحب کھوکھر آف جرمنی نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم ختم کر لیا ہے۔ عزیزم محمد علی مورخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا نواسہ ہے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور قرآن پر عمل کرنے والا بنائے۔

بقیہ صفحہ 2

پاؤں کے تلووں اور انگلیوں کے درمیانی حصوں کو شیشہ وغیرہ کی مدد سے دیکھنا چاہئے صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہئے اور مناسب علاج کی طرف توجہ کرنی چاہئے ڈاکٹر مطیع اللہ چیمہ صاحب نے ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھی کے باہمی تعلق کے بارہ میں سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ دونوں آپس میں لازم وملزوم ہیں۔

علمی نشست کے اختتام پر صدر ایسوسی ایشن نے ان تمام احباب اور ڈاکٹرز کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے سال بھر تعاون کیا۔ مکرم سمیع اللہ سیال صاحب نے دعا کروائی جس کے بعد اس علمی نشست کا اختتام ہوا اور بعد میں فوٹو سیشن ہوا۔ جس کے لئے طاہر فوٹو گرافرز نے تعاون پیش کیا۔

بقیہ صفحہ 5

جلدی یہ بوجھ گلے سے اتار پھینکا جا سکے اتنی جلدی نماز سے فارغ ہو کر دنیا طلبی کے کاموں میں مصروف ہو جائیں۔ اس پہلو سے اگر آپ جائزہ لیں گے اور حق کی نظر سے جائزہ لیں گے سچ کی نظر سے جائزہ لیں گے تو مجھے ڈر ہے کہ جو جواب آپ کے سامنے ابھریں گے وہ دلوں کو بے چین کر دینے والے جواب ہوں گے۔

(الفضل 22 جون 1998ء)

پھلدار اور پھولدار پودے

گلشن احمد نرسری آم - کنو - گریپ فروٹ - فروٹر مالٹے کی ہر قسم - ناشپاتی - آلوچہ - آلو بخارا - خوبانی - بادام - جاپانی پھل - لیچی وغیرہ اور پھولدار سدا بہار مناسب قیمت پر دستیاب ہیں نیز موسم گرما کی سبزیوں کے بیج گھروں میں آم کے پودوں اور پھلدار پھولدار سبزیوں پر سپرے کرنے کے لئے اور گھروں میں خوبصورت لان تیار کروانے کے لئے گلشن احمد نرسری ربوہ فون نمبر 213306 پر رابطہ کریں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری - ربوہ)

امریکی ایوان نمائندگان کی ایک قرارداد

امریکہ کے ایوان نمائندگان میں ایک قرارداد کے ذریعے پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ توہین رسالت کا قانون اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی ترمیم کو ختم کر دے - قرارداد جنرل مشرف کے دورہ امریکہ کے دوران 14 فروری کو پیش کی گئی - ایوان نے اس قرارداد کو انٹرنیشنل ریلیشنز کمیٹی کو پیش کر دیا - قرارداد میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں مذہب کی بنیاد پر امتیاز برتا جا رہا ہے - (روزنامہ نوائے وقت - خبریں - پاکستان مورخہ 19 فروری 2002ء)

گمشدہ ہینڈ بیگ

ایک عدد ہینڈ بیگ جس میں بچوں کے قاعدے تھے کہیں گر گیا ہے - اگر کسی دوست کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں دے کر ممنون فرمائیں - (صدر عمومی ربوہ)

اعلان تعطیل

عید الاضحی کی وجہ سے مورخہ 22 اور 23 فروری بروز جمعہ، ہفتہ دفتر الفضل بند رہے گا لہٰذا ان ایام میں پرچہ شائع نہیں ہوگا - قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں -

بہترین ہومیو کتاب کی تعلیم

ریپرٹریکل / تھیراپیوٹیکل (بطرز ڈکشنری) - فرسٹ گریڈ بذریعہ ڈاک ٹیوشن - ڈاکٹرز، گریجوایٹس، میٹرک لیس: 3 معیار

پروفیسر سجاد - علوم شرقی ربوہ ☎ 212694

کوٹھی مع سامان برائے فروخت

ربوہ کے انتہائی پرسکون ماحول میں ایک عدد ڈبل اسٹوری کوٹھی رقبہ دس مرلے سے زیادہ برائے فروخت ہے - اس میں پانچ بیڈ روم، چھ باتھ روم، دو کچن، ایک ڈرائنگ روم، دو ٹی وی لاؤنج ہیں جہاں تمام سہولیات میسر ہیں - اس کے علاوہ گھر کا تمام سامان بھی برائے فروخت ہے -

1- ٹی وی رنگین دو عدد 2- فریج 3- ڈیپ فریزر
4- کمپیوٹر P-3 5- واشنگ مشین 6-A.C
7- متفرق گھریلو سامان

برائے رابطہ ناصر محمود طارق 39 - ناصر آباد شرقی ربوہ فون نمبر 04524-212858

AMERICAN TRADERS

We Are Supplying Textile machinery complete unit of Embroidery-Lace Knitting- Weaving- Finishing & Spinning Units.

All G-8 Countries will support African Countries in the future. We can arrange everything for you and invest with you if needed.

Please Contact-Shaker Ahmad

FAX: 00971-6-5334713 Mobile: 00971-50-6354262

E-mail: globaltm@emirates.net. ae

texmach@webnet.com.pk

Website: www.American-traders.co.ae

گندگی کے ڈھیر ہمیں باہر نظر نہ آئیں - (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن

فون آفس 212764 گھر 211379

اعلان داخلہ

الصادق ماڈرن اکیڈمی میں جونیئر، سینئر - نرسری اور پریپ کلاسز کا داخلہ برائے سال 03-2002ء 25 فروری سوموار سے شروع ہوگا - جو کہ سیٹیں ختم ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا - 3 مارچ 2002ء سے نئے سال کی کلاسیں شروع ہو جائیں گی -

نوٹ: - پرائمری سیکشن کے لئے لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے - تعلیم کم از کم بی - اے بی - ایس - سی ہونی چاہئے -

مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ

فون 211637

نیو پنجاب سویٹ شاپ

(رحمت بازار ربوہ)

ہمارے ہاں ہر قسم کی تازہ اور لذیذ مٹھائیاں ہر وقت تیار ملتی ہیں - نیز شادی بیاہ کے لئے مال آرڈر پر تیار کیا جاتا ہے - ہماری طرف سے اہالیان ربوہ کو دیگر پاکستان کے احمدیوں کو عید مبارک قبول ہو -

طالب دعا نذیر احمد

(المعروف سابقہ نذیر سویٹ والے)

فون نمبر 212776

اکسیر پائیوریا

مسوڑوں سے خون اور پیپ کا آنا - دانتوں کا ہلنا دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا - منہ سے بدبو آنا کے لئے بہت مفید ہے -

تیار کردہ **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

04524-212434 Fax:213966

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں - ریڈی میڈ زیورات بھی دستیاب ہیں ہم واپسی پر کاٹ نہیں لیتے -

نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان 212837 رہائش 214321

سرکن اور اپھارہ

کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض کے لئے علاج، ادویات اور لٹریچر دستیاب ہے

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

فون آفس 213156 فون سیلز 211047

خوشخبری

عید کے خصوصی موقع پر

کینولہ کوکنگ آئل اب -/43 روپے لیٹر خرید فرمائیں - ہر پیکنگ میں دستیاب ہے -

رابطہ سمیع اللہ باجوہ - نزد روف بکڈپو عمر مارکیٹ ربوہ

WABENG

وقار اینڈ برادرز انجینئرنگ ورکس

سپیشلسٹ: کاربائیڈ ڈائیز، کاربائیڈ پارٹس اینڈ ٹولز

معیار اپنائیے - وقت بچائیے

مینوفیکچرر، انجینئرنگ فیلڈ نیز جیولری ٹولز اور پارٹس تیار کرنے والے

دکان نمبر 4، شاہین مارکیٹ، مدنی روڈ، نیو دھرم پورہ مصطفیٰ آباد، لاہور فون: 9428050 -0300